Dr. Shabnam Fatma

Semester II CC-6

Poetry of Hafiz Ibrahim

حافظ ابراہیم نے یہ اشعار ۱۹۱۰ء میں خدیوی سلطنت پر خدیو عالی کے جلوہ افروز ہونے اور تخت نشین ہونے کے بعد اس کی تعریف کرتے ہوئے مبارکبادی اور تہنیت کے طور پر نظم کیا ہے۔

(۱) شاعر اپنے آپ سے خطاب کرتے ہوئے پوچھتا ہے کہ تو نے خوشی کے اس مبارک موقع اور اس محفل کے لئے کون سے ادبی نمونے کا ذخیرہ تیار کیا ہے۔ یقینا میں نے اے سبقت و غلبہ کے مالک تم سے ایک معاہدہ کر رکھا ہے کہ (ہر میدان عمل میں سبقت و غلبہ سے سرفراز رہنا چاہئے)

(۲) تو فی البدیہ اشعار کو ترنم سے گا رہا ہے اور خوشی سے پڑھ رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سحر آمیز اور حیرت انگیز کلام پیش کر رہا ہے۔

(۳) ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تو (اے ممدوح) الفاظ کو میری نگاہ میں اسطرح روشن کر رہا ہے کہ میں یہ گمان کرنے لگتا ہوں اور یہ سمجھنے پر مجبور ہو رہا ہوں کہ کتابوں میں مجھے ہندی تلواروں کی چمک نظر آرہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۴) یہی وہ خوشی کا موقع ہے جس کے آثار نمودار ہو رہے تھے اور ہم میں کا ہر فرد شوق اور انتظار کے درمیان پیچ و تاب کھا رہا تھا

(۵) تو کلام کی بیان آرائی کو اس دن کے لئے چھوڑ دو جس کو دستِ بلاغت اشعار اور تقریروں میں دراز نہیں کر پاتا ہے۔

(۶) جب میرے سامنے امیر کے جلوہ افروز ہونے کی خوشی کا دن روشن ہوا اس وقت میں نے قوافی کو آواز دی تو قوافی نے دل و جان سے میری پکار پر لبیک کہا (یعنی میں نے بے تکلف اشعار کہنا شروع کیا)۔

(۷) اور وہ قافیے گویا کسی مخلوق پر اکٹھے ہونے والے تحفہ و بخشش کی شکل میں میری طرف لپکتے ہوئے آئے اور مجھ سے قریب ہو گئے۔

(۸) پھر میں نے ان قوافی سے عمدہ قافیے اور الفاظ کا انتخاب شروع کیا جو اپنی خوبصورتی میں جدید لباس میں لپٹ کر چمک رہے تھے۔

(۹) لیکن ممدوح کے سلسلے میں میرا بیان حیران و پریشان ہو گیا کہ ممدوح کی تعریف کی ابتداء عزت و عظمت سے کرے یا حسب و نسب اور بزرگی سے شروع کرے۔

Scanned with CamScanner